مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً　　علی حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّھم

آپؐ کی مشابہت اور جنّت میں عورتوں کی سردار

حضرت فاطمۃ الزہراؓ

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۸ سائیڈ بی ۳۰ دسمبر ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسّلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّدؐ و آلہٖ و اصحابہ اجمعین

امابعد! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہم (یعنی جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ازواجِ مطہرات) آپ کے قریب تھے کہ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اُن کی چال میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مشابہت نمایاں معلوم ہوتی تھی۔ ما تخفی مِشیتُھا من مِشیتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

بیٹی کا استقبال

جب جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُنہیں دیکھا تو فرمایا مرحبا بابنتی مرحبا کا لفظ فرمایا، مَرحَبًا جیسے کسی کے آنے پر خوشی ہو اور وہ اظہار الفاظ میں کیا جائے تو اس وقت یہ لفظ استعمال کر لیا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمہارے لیے یہاں کھلی جگہ ہے ہر طرح سے، تمہارا آنا جو ہے ہمارے لیے بالکل بوجھ نہیں ہے بلکہ ہر طرح سے ہمارا دل اُسے قبول کرتا ہے اور یہ اس لفظ کی وضاحت ہوئی (یعنی) اپنی بچّی کو مَیں مرحبا کہتا ہوں۔

بیٹی سے رازداری

تو پھر ایسے ہُوا کہ آپ نے اُنہیں اپنے پاس بٹھا لیا اجلسھا ثمّ سارّھا پھر کچھ سرگوشی میں بات کی۔ اس سرگوشی کے بعد وہ رونے لگیں اور بہت روئیں۔ جب جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دیکھا کہ یہ تو بہت زیادہ اُن کی طبیعت پر اثر ہُوا تو پھر دوبارہ آپ نے اُن سے کوئی بات کہی اسی طرح سرگوشی ہی کی، جیسے کان میں کہی جاتی ہے کہ وہی آدمی سُنے دوسرا نہ

سُنے تو دوبارہ جو آپ نے سرگوشی میں ارشاد فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اُٹھے اور تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں میں نے پُوچھا کہ تم سے کیا باتیں کی تھیں اتنی خُفیہ کہ تم پر ان باتوں کے نمایاں اثرات ہُوئے تھے تو وہ کیا بات کی تھی۔

راز کو راز رکھنا

وہ کہنے لگیں کہ یہ بات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے کہی ہے یہ مجھ ہی سے کی ہے تو ایک طرح کا راز ہے اَب اگر مَیں اسے بتلاؤں دوسروں کو تو ایسے ہے جیسے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی کوئی بات راز کی ہو وہ مَیں کھول رہی ہوں تو یہ مَیں کیسے بتا سکتی ہوں، مَیں ایسا نہیں کر سکتی۔

صحیح بات کو تسلیم کرنا

چنانچہ اُنھوں نے بھی مانی یہ بات تو ظاہر بات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس انداز سے بات کی ہے کہ دوسرے کو معلوم نہ ہو اگر اُس کو بتانا مقصود ہوتا تو سب کے سامنے فرما دیتے اِنھوں نے اصرار نہیں کیا۔

مناسب موقع پر سوال عائشہ رضؓ کی دانائی

جب وفات ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تو مَیں نے پھر پُوچھا مَیں نے کہا عزمت علیک بمالی علیک من الحق لمّا اخبر تینی مَیں تمہیں واسطہ دیتی ہوں اُس حق کا جو میرا تمہارے اُوپر ہے یعنی ماں ہونے کے اعتبار سے رشتہ تو ماں ہی کا ہے۔ ام المومنین ہیں تو اُس کا واسطہ دیتی ہوں لما اخبر تینی ــــ ضرور تم مجھے بتاؤ کہ وہ بات کیا تھی؟ یہ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو علم کا شوق بہت تھا معلومات جمع فرماتی رہیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حافظہ بھی بہت اچھا، ذہن بھی بہت اچھا اور جو عام چیزیں پیش آتی تھیں وہ بھی یاد رہتی تھیں۔

طبی معلومات اور اس کی وجہ

ان کے بھانجے ہیں عُروہ اُنھوں نے پُوچھا یہ آپ کو دوائیں بہت آتی ہیں یہ کیسے ہُوا؟ اُنھوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عمر کے آخری حصّہ میں کچھ طبیعت مُبارکہ ناساز رہنے لگی تھی تو صحابہ کرام آیا کرتے تھے اور وہ بتایا کرتے تھے کہ یہ لگا لیں اور اس کی یہ تاثیر ہے تو اس طرح سے وہ دواؤں کی معلومات ہُوئیں اور ان کی تاثیرات بھی معلوم ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضؓ فرمانے لگیں مجھے ضرور بتاؤ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا امّا الاٰن فنعم اب بتا سکتی ہوں۔

پہلی سرگوشی

بات یہ ہوئی تھی کہ جب پہلی دفعہ کی سرگوشی میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام قرآن پاک کا ہر سال ایک دفعہ دَور کیا کرتے تھے مگر اس دفعہ اُنھوں نے دو دفعہ دَور کیا کان یعارضنی القراٰن کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی بہ العام مرتین۔ میرا خیال جہاں تک ہے وہ یہ ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آگیا ہے۔

اولاد کو وفات کے قریب کیا نصیحت کرنی چاہیے

توفاتقی اللہ واصبری تو تم اللہ سے ڈرو اور اس کو ہمیشہ لازم ہی سمجھو اور صبر کرو ، تکلیف جو پیش آئے اُس پر صبر کرنا برداشت کرنا اور خُدا کی طرف رجوع کرنا فاتقی اللہ واصبری اور فرمایا وانی نعم السلف انا لک میں تمہارے واسطے (آخرت میں) بہتر آگے جانے والا ہوں۔ میں آگے چلا جاؤں تمہارے لیے وہاں موجود ہوں پہلے سے یہ زیادہ بہتر بات ہے گویا ایک تسلّی کا جملہ اس میں بھی ساتھ ہے لیکن یہ کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رُخصت ہوجائیں گے یہ ان کے لیے ناقابلِ تحمل ہوگیا تھا ناقابلِ برداشت ہوگیا تھا اس لیے وہ رونے لگیں کہتی ہیں کہ اس بات کو سُن کر میں رونے لگی۔

دوسری سرگوشی

فرماتی ہیں فلما رأی جزعی لیکن جب آپ نے میری بے تابی دیکھی تو پھر دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی اُس میں یہ فرمایا کہ یافاطمہ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اھل الجنۃ تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہیں اللہ کے یہاں یہ درجہ دے دیا جائے کہ تم وہاں عورتوں کی سردار ہوجاؤ ــــــ یا سیدۃ نساء المومنین اور یہ بھی بتلایا۔ انی اوّلُ اھل بیتہ اتبع میں آپ کے تمام اہلِ بیت میں سب سے پہلے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے پیچھے (دُنیا سے رُخصت ہوکر) اس عالم میں پہنچوں گی تو اس پر مجھے خوشی ہوئی اور میں اس پر ہنسی تھی۔ یہ روایت بُخاری شریف میں بھی ہے اور مُسلم شریف میں بھی ہے اس سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہورہی ہے کہ حضرت عائشہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے تعلقات آپس میں کیسے تھے۔ یہی روایت آگے چل کر ترمذی شریف میں بھی اُنھوں نے نقل کی ہے۔ مشکوٰۃ میں یہ صفحہ نمبر ۵۶۸ پر ہے جسے حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا ــــ روایت کررہی ہیں۔

یہ واقعہ کب کا ہے

اور اس میں فرمایا ہے عام الفتح کہ یہ بات اس سال ہوئی ہے جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے لیکن بظاہر یہ بات نہیں ہے اس میں کسی راوی کو مغالطہ ہوا ہے عام الفتح نہیں بلکہ عام الحج ہے جس سال حج کیا ہے آپ نے (یعنی) حجۃ الوداع۔ اور حجۃ الوداع کے بعد ہی محرم آیا صفر آیا

اور ربیع الاوّل میں آپ دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔ سن ۱۱ھ شروع ہوتے ہی تو اس سال کی بات ہے یہ ان دِنوں کی بات ہے یہ۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تعلقات بہت اچھے تھے اور جو واقعات نقل کیے جاتے ہیں اُن کی قلبی دُوری کے وہ غلط ہیں بلکہ ان کا آپس میں اُسی طرح کا تعلق تھا جیسے کہ سعادت مند لوگوں کا حال ہوتا ہے ایسے نہیں تھا کہ جیسے دل میں کینہ رکھنے والے اور خراب لوگوں کا حال ہوتا ہے ظاہر کچھ باطن کچھ تعلقات خراب زیادہ اور ظاہر میں مداری یا کچھ ایسی چیز یہ بات بالکل نہیں بلکہ سچ مچ تعلقات تھے وہ اس وقت پُوچھ رہی ہیں اور پھر وہ اُنھیں بتلا رہی ہیں پھر جُملے بڑے اچھے بما لی علیك من الحق جو میرا تمہارے اُوپر حق بنتا ہے اُس کا واسطہ دیتی ہوں عزمت علیك بالکل لازمی کر رہی ہوں ضروری تاکید کر رہی ہوں کہ مجھے ضرور بتاؤ تو اُنھوں نے بتا دیا۔

جنّت میں عورتوں کی سردار کون کون ہیں

اب سیّدۃ نساء اہل الجنۃ ان میں کون کون ہیں جو وہاں سردار ہیں تو یہ بھی ترجمہ کیا جا سکتا ہے کہ سرداروں میں شمار ہوں گی جیسے سردار کئی ہو سکتے ہیں تو اسی طرح سرداروں میں شمار ہوں گی یا کوئی لقب ہے وہ دے دیا جائے گا جو خاص خاص لوگوں کو دیا جاتا ہے جیسے لارڈ ہے سر ہے اور کوئی خطاب ہے وہ دیا جائے اس طرح سے ان حضرات کو یہ دیا جائے گا تو اس میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

سب ہی افضل ہیں کچھ تعارض نہیں

اگر کسی بھی یہ جملہ مل جائے کہیں یا اشکال یہ پڑے کہ پھر جو حضرت مریمؑ اور حضرت عائشہؓ، حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمہؓ ان میں بڑا آپس میں موازنہ کیا گیا ہے کہ ان میں افضل کون ہے سب افضل ہیں ان میں ہر ایک اپنی جگہ ٹھیک ہے اور سب کے لیے اچھے کلمات آئے ہیں تقابل بھی کیا گیا ہے حضرت عائشہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما کا اب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو ہیں وہ علماً بڑی ہیں سب کچھ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اُن سے بڑا تعلق تھا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اتنا تعلق کسی اور سے نہیں تھا جتنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تھا۔

نبی علیہ السلام کی خفگی

اور اسی پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خفا بھی ہوتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھوں نے کچھ جملے کہہ دیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کثرت سے یاد

کرنے پر نبی علیہ السلام کو وہ جملے پسند نہیں آئے۔ پھر اُنھوں نے توبہ کی اور آئندہ ساری عمر اُن کا ذکر بھلائی سے کیا کبھی بُرائی سے نہیں کیا۔

اللہ کی طرف سے سلام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت جبریل علیہ السّلام نے سلام کہلایا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضرت جبریل علیہ السّلام سلامتی کی بشارت لائے اللہ کی طرف سے سلامتی کی بشارت من اللہ۔ اللہ تعالی سلام کہلائیں یہ ترجمہ نہیں کیا جائے گا یہی ترجمہ کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت سلامتی کی

حضرت خدیجہؓ کے فضائل

پھر جس دَور میں اُنھوں نے (حضرت خدیجہؓ نے) خدمت کی اسلام کی یہ دَور وہ ہے جس میں نہایت زیادہ شدید ضرورت تھی اور ہر طرح اُنھوں نے خدمت کی تسلیم کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے۔ پہلے ایمان لانے والی اور اُن کو جنّت میں ایک محل کی بشارت بھی ساتھ ساتھ عنایت فرمائی گئی تھی جب اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السّلام پیغام لائے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ زوجہ محترمہ بھی ہیں اور آپ نے فرمایا ——— وکان لی منھا ولد اور ان سے میری اولاد بھی ہوئی ہے۔

سوتیلی اولاد کو اپنی اولاد قرار دیا

اور پھر آپ نے جو اُن کی اولاد ہوئی تھی اُن سے (پہلے شوہروں کی) اُس کو اپنی اولاد قرار دیا جیسے کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام حضرت مریم علیہا السّلام سے پیدا ہوئے مگر من ذریتہ ابراھیم شمار ہوئے۔ ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایّوب ویونس وھارون۔

یہ قرآن پاک میں ہے اور وزکریا و یحیی و عیسی والیاس یہ سب کے سب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں شمار ہوتے ہیں حالانکہ وہ حضرت مریم علیہا السّلام کے بیٹے ہیں۔ باپ کوئی نہیں ہے لڑکی کی اولاد ہیں۔ اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک لڑکی کی اولاد کو اپنی اولاد قرار دیا اور وہی چلی بھی۔

آپ کی باقی صاحبزادیوں کی اولاد آگے نہیں چلی

باقی جو آپ کی صاحبزادیاں تھیں اُن سے اولاد آگے نہیں چلی اسی لیے بھی حضرت فاطمہؓ کا بھی ذکر زیادہ آتا ہے اور خُدا کو پسند بھی ہوں گی۔ پہلے ہی سے خدمات بھی چلی آرہی تھیں مَیں نے عرض کیا

تھا کہ کعبۃ اللہ میں لاکر اوجڑی ڈالی بچہ دانی ڈالی (سلی) تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی نے ہٹائی تھی اُحد کے میدان میں بھی مرہم پٹی اُس میں بھی ذکر آتا ہے اسی طریقہ پر اور جگہوں پر بھی ذکر ملے گا۔ غزوات میں بھی کہیں کہیں اور جگہوں پر بھی ساتھ رہیں تو اُن کا ساتھ رہنا پھر ساتھ رکھنا یہ سب چیزیں ایسی ہو گئیں کہ ذکر اُن کا زیادہ آنے لگا ورنہ تو بیٹیاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہیں اور سب کی ہی افضلیت ہے بلا شبہ اور جو رشتہ بیٹی ہونے کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے وہی دوسری بیٹیوں کا ہے اُس میں کوئی فرق نہیں، البتہ تعلق، محبت اور ذکر زیادہ جو ہے ان کا وہ اس بناء پر ہے۔

روافض دوسری بیٹیوں کا انکار ہی کر دیتے ہیں

تو شیعہ جو ہیں وہ تو انکار کرتے ہیں دوسری بیٹیوں کا کہتے ہیں وہ بیٹیاں ہی نہیں تھیں مگر ہم تو انکار نہیں کرتے ہم تو یوں نہیں کہتے ہیں، البتہ حضرت فاطمہؓ کے بارے میں کلمات بڑے آگئے ہیں سیدۃ نساء اھل الجنۃ وہی خطبے میں پڑھے جاتے ہیں اور اُس کی وجہ بھی سمجھ میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسی صفات سے نوازا تھا اور ایسے مواقع عطا فرمائے کہ یہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ ہی رہی ہیں اوّل سے آخر تک اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کا احترام کرنے کی توفیق دے اور ساتھ عطا فرمائے۔ آمین

عُمدہ اور فینسی جِلد سازی کا عظیم مرکز
NBB
نفیس بُک بائنڈرز
ہمارے یہاں ڈائی دار اور لیمینیشن والی جِلد بنانے کا کام انتہائی معیاری طور پر کیا جاتا ہے
نیز قرآن مجید کی اعلیٰ قِسم کی بکس والی جِلد بھی خوبصورت انداز میں بنائی جاتی ہے
مُناسب نرخ پر معیاری جِلد سازی کے لئے رجوع فرمائیں
۱۶۔ ٹیپ روڈ نزد گھوڑا ہسپتال لاہور
فون 7322408